

محترمہ وردہ صدیقی

علماء کے لئے تجارت کے آسان طریقے

جب دینی مدارس کے طلبائے کرام درس نظامی مکمل کر کے عملی میدان میں اترتے ہیں تو منبر و محراب کی ذمہ داری سنبھالنے کے ساتھ ساتھ ذریعہ معاش کی تلاش ان کے لئے ایک آزمائش سے کم نہیں ہوتی۔ ایسے میں اگر یہ تجارت کو اپنائیں تو یہ ان کے حق میں بہت بہتر رہے گا۔ بہت سی آسانیوں کے ساتھ شروع میں انہیں کئی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔

مدارس کی طرف رخ کرنے والوں میں اکثر طلبا غریب اور متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے پاس سرمایہ ہوتا ہے نہ تجربہ ایسی صورت میں انہیں کیا کرنا چاہیے؟ سب سے پہلے تو والدین کی ذمہ داری ہے کہ جس طرح لکھانے پڑھانے میں اتنا تعاون کیا وہاں اب اولاد کو برسر روزگار بنانے میں بھی مدد کریں۔۔

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اولاد بالغ ہو جائے تو دیگر امور کی طرح ان کے کسب معاش کے اسباب تلاش کرنے میں ان کی مدد کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ وہ فرماتے ہیں بچے کے نشوونما کے بعد انکے معاش و معاد سے متعلق ضروری نفع بخش تعلیم دی جائے اور جب وہ بڑا ہو جائے تو اسکی شادی کی جائے اور ایسا پیشہ و ہنر سکھایا جائے جو اس جیسے ساتھیوں کے شایان شان ہو (البدربالزغہ) فضلائے کرام اور وراثتی پیشہ

فضلائے کرام کے لیے بہتر تو یہ ہے کہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ والدین کا وراثتی پیشہ اپنائیں جو ان کے آبا و اجداد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ یہ بے حد آسانیوں کا متحمل ہے۔ اول یہ کہ آپ کو یہاں سرمایہ لگانے کی ضرورت بھی نہیں ہوگی دوم یہ کہ آپ نے اپنے ابا، چچا وغیرہ کو کام کرتے دیکھا ہوگا تو ضرور کچھ نا کچھ سوجھ بوجھ ہوگی سوم یہ کہ آپکے سرپرست ہر وقت آپ کی رہنمائی اصلاح و تعاون کے لئے موجود ہوں گے۔ چہارم یہ کہ امامت درس و تدریس اور تجارت دونوں کو بہت اچھے سے منبج کر لیں گے۔

مہارت و صلاحیت:

جس کے سے متعلق آپ دلچسپی رکھتے ہیں، آپ میں اس کام کے کرنے کی جسمانی استعداد اور ذہنی میلان بھی موجود ہے تو اس پیشے کو بخوشی اپنائیے۔ اگر آپ اپنی صلاحیت کے مطابق کام کریں گے تو بہت جلد ترقی کرتے چلے جائیں گے اور اگر مجبور ہو کر کوئی کام کریں گے تو عین ممکن ہے کہ بہترین نتائج برآمد نہ ہوں۔

دورانِ تعلیم بھی ہنر سیکھے

طالب علمی زمانے میں اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں اس کے لیے سب سے نادر موقع یہ ہے کہ جب بھی آپ کو فارغ وقت ملے، خصوصاً سکول، کالج، یونیورسٹی اور مدرسے کی چھٹیوں کو کارآمد بناتے ہوئے فوراً کوئی ہنر سیکھیں، شارٹ کورس کریں، باہر نکلیں، ہر قسم کے کام کو پرکھیں، بزنس کے اونچ نیچ کا بغور مشاہدہ کریں۔ اس وقت آپ کو پتہ چلے گا کہ کیا کام آپ کے حال کے مناسب ہے؟ کس کام میں آپ شوق و دلچسپی رکھتے ہیں؟ کس کام میں آپ کو صلاحیت و مہارت حاصل ہے؟؟ جان لینے کے بعد اس کام کا انتخاب کیجیے اور تعمیل کے لئے کمر باندھ لیں۔ بہت جلد آپ ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں گے۔

دراصل ”تلاش منزل“ کا یہ time duration بڑا ہی کڑا اور پر مشقت ہوتا ہے مگر کچھ وقت کی پریشانی اور تنگی اٹھا کر کر آپ ہمیشہ کا چین و سکون حاصل کر لیتے ہیں۔ لہذا اپنی صلاحیت و مہارت کو ترجیح دیجیے!

مجھے لگتا ہے تم اسے عہدگی سے کرتے ہو!

صحابہ کرام مسجد نبوی کی تعمیر کیلئے اینٹیں تیار کر رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کام دیکھ کر فرمایا: ”خدا اس پر رحمت فرمائے جو کسی صنعت میں کمال پیدا کرے۔“ پھر اس شخص سے فرمایا ”تم اسی کام میں لگے رہو مجھے لگتا ہے تم اسے عہدگی سے کرتے ہو (ابن ماجہ)

تجارت کے میدان میں اپنی صلاحیت جان لینے کے بعد اسی فیلڈ کے کسی تجربہ کار تاجر سے جڑ جائیے جو آپ کے ساتھ تخلص ہو، جو بہترین رہنمائی کرے اور آپ بھی جی جان لگا کر محنت کیجئے کاروبار کے بار میں خوب اچھے طریقے سے لین دین کے موتی پرونا سیکھ لیں تاکہ تجربہ اور سرمایہ ہاتھ آتے ہی آپ جلد اپنا کام شروع کر سکیں۔

قرضِ حسنہ بھی لے سکتے ہیں

اگر آپ کے پاس تجربہ ہے۔ تو قرضِ حسنہ لے کر کام شروع کریں۔ اس صورت میں تو یہ بہت سودمند رہتا ہے جبکہ آپ کے پاس عقلمندی، ذہانت، فہم و فراست اور تجربہ موجود ہو، آپ نے سروے کیا ہو تو آپ قدم جما سکتے ہیں بصورت دیگر ہو سکتا ہے کہ آپ کاروبار میں مارکھا جائیں اور نقصان کر بیٹھیں۔

پارٹنرشپ کیجئے

اگر آپ کے پاس سرمایہ اور تجربہ دونوں موجود ہیں اور آپ امامت کے ساتھ ساتھ بھرپور کاروبار بھی کرنا چاہتے ہیں تو اپنے ہی جیسے کسی ساتھی کے ساتھ مل کر پارٹنرشپ پر کاروبار کیجئے! یہ وہ صورت ہے جس میں آپ آسانی کے ساتھ علمی و معاشی دونوں سلسلوں کو بہترین طریقے سے جاری رکھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں آپ نے پڑھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ باری مقرر فرمائی تھی۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے تو اس روز آپ کا ساتھی اپنی معاشی ضروریات میں مصروف رہتے۔ جب وہ آتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو دن بھر کے تمام سنے ہوئے اقوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور احوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب فیض یاب فرماتے ایسے ہی دوسرے دن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے معاشی کاروبار میں مشغول ہوتے۔ یہ شام کو جب ساتھی کے پاس جاتے تو وہ انہیں سارے دن کے حالات و واقعات سے آگاہ کرتے۔ یہ آخری طریقہ سب میں فائدہ مند ہے اگر علماء حضرات احسن طریقے سے اپنے علمی و معاشی اوقات کار کو تقسیم کر لیں تو بہت فائدے میں رہیں گے۔

آپ انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرامؓ، اکابرین عظامؓ کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔ آپ کو اپنے ارد گرد بھی ایسی زندہ مثالیں ضرور ملیں گی۔ امام الفقہاء والمحدثین حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ جن کا دینی و معاشی کاروبار اوج کمال پر تھا۔ جنہوں نے فقط اپنی ذات کیلئے نہیں کمایا بلکہ بہت سے غریبوں یتیموں اور مسکینوں کی کفالت بھی فرمائی۔

بے شک اللہ کا بے انتہا فضل اور بے پایاں رحمت ان لوگوں کا مقدر ہوتی ہے جو مخلص اور ایماندار ہوں، آپ بھی اپنے پیشے سے محبت کر کے صدق و سچائی اور محنت کی غذا سے اسے پروان چڑھائیں اور غیر کے احتیاج پر اپنے ہاتھ کی کمائی کو ترجیح دیں۔ اپنے بل بوتے پر کھڑے ہو کر اپنا مقام بنائیں اور کھجور کے درخت کی طرح بن جائیں جس پر سخت سے سخت حالات آتے ہیں مگر وہ کبھی نہیں اکھڑتا.....